مسجد کے چندے سے چراغاں کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Aqs 904 تاریخ: 01-12-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا مسجد کے چندے سے مسجد میں چراغاں کرنے کے لیے لائٹیں خرید سکتے ہیں یا نہیں؟ خریدنے میں یہ آسانی ہے کہ کرائے پر لینے کی بنسبت آجکل بہت کم قیمت پر لائٹیں خریدی جاسکتی ہیں اور مختلف مواقع یعنی شب براءت اور رمضان المبارک میں بڑی راتوں میں چراغاں کرنے میں آسانی رہے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کا چندہ مسجد کے مصارف معہودہ یعنی عمومی اخراجات جو مسجد میں کیے جاتے ہیں، کے لیے دیا جاتا ہے، مثلاً: تعمیرات، یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی، امام ومؤذن، خادمین کے وظائف اور صفائی ستھرائی میں ہونے والے اخراجات وغیرہ۔

اسی چندے سے مسجد کے چراغاں کرنے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر چندہ دینے والوں کی صَراحۃً یا دَلالۃً اجازت ہو، تو کرسکتے ہیں، ورنہ نہیں۔ صَراحت سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے لیے چندہ لیتے وقت کہہ دیا کہ ہم آپ کے چندے سے جشنِ ولادت اور دیگر مبارک راتوں کے مواقع پر مسجد میں روشنی بھی کریں گے اور اُس نے اجازت دے دی اور دلالت یہ ہے کہ چندہ دینے والے کو معلوم ہے کہ اس مسجد پر جشنِ ولادت اور دیگر

بڑی راتوں کے مواقع پر اور رمضان المبارک کی بڑی راتوں میں چراغاں ہوتا ہے اور اُس میں مسجد ہی کا چندہ استعمال کیا جاتا ہے۔

صراحتہ یا دلالۃ اجازت ہونے کی صورت میں خرید کر، یا کرایہ پر دونوں صورتوں میں اجازت ہے اور وہ صورت اختیار کی جائے، جس سے مسجد کے لیے زیادہ نفع ہو۔

اور سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الگ سے مسجد میں ربیع الاول کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع پر چراغاں کرنے کے لیے لائٹیں خریدنے کا چندہ کرلیں، یا کسی مخیر سے کہیں وہ یہ لائٹیں لے کر مسجد کو دیدے۔

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ سے فتاوی امجدیہ میں سوال ہوا کہ: "اگر کوئی شخص بڑی رقم یا مکان وغیرہ یا چند لوگ چندہ کر کے ایک معقول رقم مسجد میں اس غرض سے دیں کہ اس رقم سے ختم تراویح کے موقع پر اور ربیع الاول میں بعد وعظ شیرینی تقسیم کی جاوے اور واعظ صاحب کو اور تراویح خواں حافظ صاحب کو کچھ رقم اس میں دی جائے اور رمضان المبارک کی ستائیسویں شب اور شب عیدین وغیرہ مبارک راتوں میں خوب روشنی کی جائے، تو شرعا یہ امور مذکورہ رقم سے کرنا درست ہے یا نہیں؟"

آپ نے جواب ارشاد فرمایا: "یہ امور مذکورہ جائز ہیں، واعظ یا حافظ کی خدمت ایک پسندیدہ امر ہے، یونہی بعد ختم تراویح یا بعد میلاد شریف شیرینی کا تقسیم کرنا بھی جائز۔ مبارک راتوں میں جہاں کثرت روشنی کا رواج ہے، تو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں کہ اس سے مقصود اظہار شوکت اسلام ہے اور عوام کے ذہنوں میں ان راتوں کی عظمت کا متمکن کرنا، جس طرح حرمین طیبین کی دونوں مسجدوں میں بکثرت روشنی ہوتی ہے اور فقہاء بھی اسے جائز بتاتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ اگر کہیں دوسری جگہ بھی عادت ہو جائے، تو جواز کا حکم ہو گا، یوں ہی اگر دینے والا رات بھر مسجد میں چراغ جلانے کے لیے رقم دے، تو رات بھر جلائیں گے، وقت ضرورت تک ہی نہ رکھیں گے۔ عالمگیری میں ہے "ولا یجوز أن یترک فیه کل اللیل إلا فی موضع جرت العادة فیه بذلک کمسجد بیت المقدس ومسجد النبي صلی اللہ علیه وسلم والمسجد الحرام أو

شرط الواقف ترکہ فیه کل اللیل کما جرت العادة به فی زماننا، کذا فی بحر الرائق ترجمہ: جن لوگوں نے رقوم یا مکان وغیرہ اس لیے دیئے کہ امور مذکورہ میں صرف ہوں، تو ان کی رائے کے موافق صرف کریں، ان کے علاوہ دوسرے امور میں وہ رقم صرف نہیں کی جاسکتی۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد3، صفحہ 120، 122، مکتبہ رضویہ، کراچی)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: "جب عطیہ وچندہ پر آمدنی کا دارومدار ہے، تو دینے والے جس مقصد کے لیے چندہ دیں یا کوئی اہل خیر جس مقصد کے متعلق اپنی جائیداد وقف کرے، اسی مقصد میں وہ رقم یا آمدنی صرف کی جاسکتی ہے، دوسرے میں صرف کرنا، جائز نہیں، مثلاً: اگر مدرسہ کے لیے ہو، تو مدرسہ پر صرف کی جائے اور مسجد کے لیے ہو، تو مسجد پر اور قبرستان کی حدبندی کے لیے ہو تو اس پر، **اور اگر دینے والے نے اس کا صرف کرنا متولیوں کی رائے پر رکھا ہو، تو یہ اپنی رائے سے جس میں مناسب سمجھیں، صرف کرسکتے ہیں۔"**

(فتاوی امجدیہ، جلد3، صفحہ 42، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وقار الفتاوی میں سوال ہوا: "مسجد کی انتظامیہ نے الیکٹرک ڈیکوریشن کا سامان تیار کروایا جو کہ جھالریں اور دیگر اشیا کی صورت میں ہے، ڈیکوریشن کا یہ سامان تیار کرتے وقت نیت یہ تھی کہ یہ اشیا مسجد کے لیے متبرک راتوں میں کام آئیں گی اور اس کے علاوہ مسجد کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے بطور کرایہ جائز کاموں کے لیے، مثلاً: جلسہ ہائے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دی جائیں گی، آیا مسجد کی یہ جھالریں اور بورڈ وغیرہ جو کچھ بھی ہیں کرائے پر دینا جائز ہیں یا نہیں؟"

جواب ارشاد فرمایا: "جن لوگوں نے مسجد کے مصارف کے لیے چندہ دیا تھا، اس فنڈ سے یہ تمام چیزیں خریدنا، جائز نہیں تھیں، **خاص ان چیزوں کے لیے لوگوں سے چندہ لے کر اگر خریدی جائیں، تو سوال مذکور میں یہ تمام امور درست ہوتے۔"** **(وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ 327، 328، بزم وقار الدین، کراچی)**

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ چندے کے بارے میں

سوال جواب میں یوں لکھتے ہیں: "سوال: مسجد کے چندے کی رقم سے مسجد پر جشن ولادت کے دنوں میں چراغاں کرنا کیسا؟

جواب: اگر چندہ دینے والوں کی صَراحۃً یا دَلالۃً اجازت ہو، تو کر سکتے ہیں، ورنہ نہیں۔ صَراحۃً سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے لیے چندہ لیتے وقت کہہ دیا کہ ہم آپ کے چندے سے جشن ولادت اور گیارھویں شریف، شبِ براءت وغیرہ بڑی راتوں کے مواقع پر نیز رمضان المبارک میں مسجد میں روشنی بھی کریں گے اور اس نے اجازت دیدی۔ دلالۃً یہ ہے کہ چندہ دینے والے کو معلوم ہے کہ اس مسجد پر جشن ولادت اور دیگر بڑی راتوں کے مواقع پر اور رمضان المبارک میں چراغاں ہوتا ہے اور اس میں مسجد ہی کا چندہ استعمال کیا جاتا ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ چراغاں وغیرہ کے لیے الگ سے چندہ کیا جائے، جتنا چندہ ہو جائے اسی سے چراغاں کر لیا جائے اور چراغاں میں جو کچھ بجلی خرچ ہوئی اس کے پیسے بھی اُسی سے ادا کیے جائیں۔

(چندے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 20، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

01ربیع الاول 1438ھ/01دسمبر 2016ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے